منشور رسولان ہمہ محتاج بنجاتم | بالخاتم وبہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریتہ انجیل بتنجیل | گویان صفت وصورت پیمبر محمدؐ

نمبر ۲ | مورخہ ۱۳ شوال المکرم ۱۲۸۹ ہجری روز اتوار | جلد ۱

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی | محمد رسول اللہ

اللہ نے اسکی کبریائی — ہے مور کو دعوی خدائی — کہتے ہین جناب عیسیٰ سنئے — مضمون عمدہ جواب اچھا

اک پرچہ ہی ایسمن مشن کا — پتا خدا کے چمن کا — اور لکھتے رہینگے تا بہ محشر — انشاء اللہ اے برادر

اہل اسلام کے جگر پر — ہر لفظ ہی اسکا نوک خنجر — وہ شمس ہے یہ ہی ابر رحمت — جادو وہ ہی یہ ہی کرامت

تو ہین جناب سرور دین — چھپواتے ہین آئین بابی لعین — نمرود وہ یہ خلیل یزدان — وہ نار یہ نور باغ رضوان

ستر مسمور کاہے کا غذ — مرد مغرور کاہی کا غذ — شاہنشہ انبیا کا فرمان — تاج سر اصفیا کا فرمان

بدلے ہوے دین احمدی کے — دو ایک ہین پشتبان اسکے — آئینہ حق سے منہ نہ پھیرو — میزان خرد مین اسکو تولو

ہین انمین سے اک برے محرر — کلک اونکا ہے نوک تیغ ناور — کھلی ہے گا حال حق و باطل — صورت کی ہے آئینہ مقابل

بندیکو خدا بنانیوالے — برگشتہ رجب علی بیچارے — عیسیٰ کی منادی بدزبانی — بتلاؤ کہان ہی میری جانی

حق پوچھو تو شمس بے ادب سے — اہل اسلام تابہ لب تھے — تو ہین نہین ہی دینکی دعوت — ذات اشرف کی ہی شرافت

سرکار فرنگ کی بدولت — کرتا ہی دین کی ہی بشارت — ہی زہر بہ چہرہ چھار سمجھو — ہی زہر بہ چہرہ چھار سمجھو

آیا یہ خیال مولین غم کے — منشور محمدی نکالے — کس پرچے مین دین عیسیٰ کی — تو ہین بتاؤ کس نے لکھی

تائید سے دینی بہائیونکی — چمکائی ہے تیغ طبع اپنی — اور دن سے نہین ہے کام ہمکو — دو ایک سے ہے کلام ہمکو

لکھے وے جواب منصفانہ — واصف جنکا ہے اک زمانہ — معذور رکھو مسیحی بھائی — کلمہ پڑھ ہو چکے لڑائی

آسمان کی سرخی کا اور یہی رنگ پائے خدا کی قدرت
کا نمونہ اُس روز نظر آیا ہزارون اُسکے گواہ ہین یہہ بات
تواتر کے درجے کو پہنچ گئی تب تو کتابون مین لکھی گئی
شمس الاخبار دیکھئے کسقدر مداحون نے مبالغے کئے۔
منشور محمدی مبالغے نہین کئے بلکہ جو نفس الامری
تہا بیان کیے راستی کو کذب سمجھنے کا کیا علاج **شمس الاخبار**
مین کہتا ہون کہ امام حسین کا خون محمد صاحب کے خون پر
فوقیت لیگیا کیونکہ جنگ احد مین سیکڑون ہزارون پتھر
کہائے حتی کے کہوپری پر ضرب آئی اور دانت شکست
ہوے **منشور محمدی** سرور عالم کے مبارک خون پر
امام حسین کے خون پاک کی فوقیت کی بابت صادق ہی
نہین آتی کیونکہ خود تمہارے ہی بیان مین خون کا
مذکور نہین بلکہ ضرب آنیکا اور مبارک دندان شہید ہونے
کا بیان ہے کہان خون کا پھوٹنا اور آسمان کی طرف
پھینکنا کہان ضرب آنا اور مبارک دندان شہید ہونا
شمس مین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ باقی آیندہ

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین اگلے زمانے کے محمدی عالمون
نے اس امر کے ثبوت مین دم بھی نہین مارا مگر اب
متاخرین اور اس زمانے کے مولویون نے اس ملک
مین ثبوت تحریف کے لئے طرح طرح کی باتین لکھنی شروع
کین **منشور محمدی** اگلے زمانیکے عالمون کے روبرو
کوئی شخص تحریف کے مقدمے مین انکار کا دم نہین مارا

۱۰ بلکہ جو سنتا سوائے سر نیچے کرنے کے سوا کچھ نہ تھا
البتہ کوئی انکا دم مارتا تو اثبات کا بھی دم مارتا دلیل
فلیس مگر چونکہ اُنکے اہل کتاب انکار مین آئے علماے
متاخرین طرح طرح سے تحریف ثابت کرنے لگے **ہدایت**
المسلمین مگر وہ سب بیانات جو انہون نے آجتک
تحریف کی بابت لکھی منصف اور سمجھدار انسان کے سامنے
اور واہیات ہین **منشور محمدی** فقط لغو اور واہیات
ہین کر کے کہدینے سے مطلب بر نہین آتا اس دعوے کے
اثبات مین ایسے دلایل گذارنا چاہیئے کہ اہل انصاف
اور ذی فہم انکو لغو اور واہی نہ سمجھین پھر جو کچھ آیت
لکھے ہین اسکا لغو پن بخوبی بتلایا جائیگا ذرا اپنے طرف
بھی نظر کیا چاہیئے **ہدایت المسلمین** یہہ ہی سبب
ہوا کہ محمدی مذہب کے بے تعصب عالم فاضل اپنے مذہب
سے بداعتقاد ہو گئے ہین اور سمجھ گئے ہین کہ ہم باطل پر
ہین مگر شرم دنیاوی اور ضعیف الایمانی کے سبب علانیہ
اقرار نہین کرتے **منشور محمدی** کسی کو بداعتقاد
اور باطل پر ہے سمجھنا اور شرم دنیاوی اور ضعیف
الایمانی کے سبب علانیہ اقرار نہین کرتا کر کے جاننا
علم غیب کا دعوی ہے جب تم کہے کہ وے بے تعصب ہین
تو تعصب نہین رکھنے والیکو دنیاوی شرم کہان کی
اور اسکو ضعیف الایمانی کدھر سے وہ تو میدان مین
آرہتا ہے مگر یہہ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ اسطرح کے
واہیات شنکر۔ جواب جاہلان باشد خموشی پر

عل کہے ہون تم اسکو ویسا تصور کرلئے ع زہی تصور
باطل زہے خیال محال ۔ فقط باقی آیندہ ۔

بقیۂ مطالب دینیہ در رد اقوال دنیۂ از
مسودات فاضل الہی مقبول بارگاہ لم یزلی
جناب مولانا مولوی چراغعلی صاحب مدظلہ العالی

کیونکہ صدور فعل قبیح وعبث بسبب جہل یا عجز واضطرار
ویا بنا بر احتیاج وسفاہت کے ہے اور یہہ سب باتین
خدا پر محال ہین اور شاید تم بہی ایسی باتین خدا پر جایز
وروا نزد کہو گے پس ظہور معجزہ کا مدعی نبوت کا ذب
سے نہین اور بموجب معنی مصطلح علماء مسیحی کے بہی ظہور
نبی سے محال ہی اسواسطے کہ خلق معجزہ اون کے نزدیک
منحصر اللہ کی قدرت پر ہے اور اللہ کے پیدا کیے سے پیدا
ہوتا ہی پس محال ہے کہ اللہ جہوٹے نبی کے ہاتہ پر
معجزہ پیدا کرکے اپنی مسیحی نبیون کا بہی اعتبار کہو دی
در نہ بعثت انبیا کے لغو ہو جاوی اور کوئی علامت شناخت
مین الصادق والکاذب نہ رہی اور انجیل متے باب ۱۲
درس ۱۴ سے جو پادریصاحب استدلال کرتے ہین وہ انکی
غلط فہمی ہی کیونکہ اوسمین جو نسبت علامات عجیبہ وکرامات
کی طرف جہوٹے نبیون کی ہوی ہے وہ باتفاق مفسرین
مسیحی کے صورت مجاز کی ہے اور مراد طلسم و
نیرنگ وسحری یعنے اونکی نیرنگسازی وجادوگیری شابہ
ہوگے معجزات انبیا کے اور کوئی مسیحی یا کوئی اور مورخ
یہہ بات نہین کہتا کہ اوریان بادشاہ کے وقت سی
سنہ ۱۶۳۲ء تک چوبیس نفر جو تمے مسیح یا اور مبتنی گذری
کسینی معجزات مثل معجزات موسٰی وعیسٰی وغیرہ انبیا کے
دکہلائے ہون اور مبتنی کے ہاتہ پر معجزہ ہرگز پیدا
نہین ہوسکتا اسلئے کہ جو جہوٹا دعوی نبوت کا کرے
اور اگر اسکے ہاتہ پر اللہ اوسکی تصدیق کے لئے خارق عادت
ظاہر کرے تو وہ سچا نبی ٹہریگا نہ جہوٹا اس سبب سے
کہ مفہوم معجزہ مین تصدیق من ادعی النبوۃ یا خود نبی
پس جسکے ہاتہ پر اللہ معجزہ ظاہر کرے وہ جہوٹا نبی نہین
ہوسکتا اور نیز اگر معجزہ تصدیق نبوت کو دلیل کافی نہو تو
انبیا کا اعجاز امر لغو ہوا اور جو دلیل کہ اونکی تصدیق
دعوی کو کافی ہو اوسے ظاہر کرین اور یہہ فعل عبث خلاف
منصب نبوت بلکہ تلبیس وتخلیط ہی اور اگر بالفرض مدعی
کاذب حیلہ جوئی سے کوئی امر غریب مکر وتدلیس کے راہ
سے کرے کہ اورون سے نہو سکے تو اللہ تعالے کو لازم ہے کہ
کوئی معارض اوسکا پیدا کرے تا تکذیب نبی کی ظاہر ہو
جاوے ورنہ باب تصدیق مسدود اور فائدہ بعثت کا
مفقود ہو جاوے اسلئے معجزات انبیاء برحق کا باوصف تحدی
وطلب معارضہ کے کوئی معارض نہوا بخلاف تبعیدہ وسحر کے
کہ مقابل مین معجزے کے باطل ومضمحل ہوتا ہے ۔ الغرض
جہوٹے نبی کے ہاتہ پر معجزہ کا ظہور نہین ہوسکتا اور کہین
نہین سنا گیا کہ کسی جہوٹے نبی سے کوئی ایسا امر خارق
عادت دکہلایا ہو کہ جسمین جملہ شرایط معجزہ کے پائی جاتے
ہون ہان یہہ تو منقول ہے کہ جب مسیلمہ کذاب سے کہا گیا کہ

جناب رسول خدا نے ایک انگہ کے اندہی کے لئے دعا کی
پس اوسکے چشم کور بینا ہوگئے پس مسیلمہ نے بہی اسی کو بلا
کے اوسکی صحت کی دعا کی تو اوسکی صحیح انگہ بہی اندہی ہوگئی
باب اوسنے سنا کہ جناب رسول خدا نے ایک اندہے
کوئین مین اپنا لعاب دہن ڈالا وہ کوان جاری ہوگیا
اوسنے بہی ایک بستی کوی تہوکا وہ بالکل خشک ہوگیا
پس ایسی معجزات پر پادری صاحب بہی ایمان لاوینگے
یہہ معجزی نہین ہین انکو مکذبہ کہتی ہین اور ایسی معجزہ
ہین مطابقت دعوی کے شرط لگائی گئی - باقی آیندہ

بقیہ کلمۃ الحق

متی ۲۳ باب ۲ و ۳ اور لوقا ۱ باب ۲۵ - ۲۸ رویون
کا ۲ باب ۱۳ و ۱۴ اسطرح مسلمان عمل کرتی ہین چنانچہ
عورتون کی مہر اور طہارت اور منع سود یہان تک
کہ دانت کے بدلے دانت اور انکہہ کے بدلی انکہہ
وغیرہ سارے احکام توریت کو شریعت محمدی صلعم سے
مطابقت ہی اور یہی دستور العمل سب انبیاء علیہم السلام
کا تہا دیکہو احبار ۱۵ باب ۱۹ - ۱۹ خروج ۲۲ باب ۱۶ و
پیدایش ۳۴ باب ۱۲ خروج ۲۲ باب ۲ و یرمیاہ ۱۵ باب ۱
متی ۵ باب ۳ خروج ۲۱ باب ۲۴ و ۲۵ - اور اسیطرح سب
انبیا علیہم السلام کی بی بیون کا یہی زیور تہا جو مسلمان
عورتون مین رایج ہے چنانچہ حضرت بی بی ربقہ کی نتہہ
اور کپڑے پہننے کا ذکر پیدایش ۲۴ باب ۲۲ درس مین

ہے اور سکا نکی بالی اور گلے کے زنجیر اور کرن پہول وغیرہ
سب طرح کے زیورات جو اہل اسلام مین رایج ہین تشبیہا
۳۵ باب ۱۷ - ۲۲ اور حزقیل ۱۶ باب ۱۱ و ۱۲ - اور
ایوب ۴۲ باب ۱۱ درسونی مذکور ہے اب طبابت کا حال
سنئے ۲ سلاطین ۲۰ باب ۷ اور یسعیاہ ۳۸ باب ۲۱
مین جو انجیر کی خاصیت لکہی یہی تحفۃ المومنین مین موجود
ہے اور حزقیل ۱۶ باب ۴ مین جو غسل مولود کی تدبیر لکہی
ہے یہی سب بعینہ کتاب مظہر العجائب مصنفہ حکیم فخر الدین
احمد کی ۵ باب ۹ فصل صفحہ ۱۱۰ مین موجود ہی - اور
باطنی مشابہت جو اہل اسلام کو حضرت عیسی سے ہے
ویسی بہی اور کسی فرقہ کو نہین ہے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علما ایسے ہین جیسے
انبیا و بنی اسرائیل فقط اسجگہہ علماء سے مراد اولیا اللہ
ہین کہ علم ظاہری و باطنی اونہین حاصل ہے اور ان
بزرگون کے طریقے ایک طرح پر نہین ہر ایک کا جداگانہ
طور ہے (اول قرنتیون کا ۱۲ باب ۴ - ۱۰) بعضی جہتی مین
اور بعضے ظاہر ہین اور بعضے خدا کے حکم سے کرامات
دکہلاتے ہین اور اس سبب سے کرامات دکہلانا انہین
ضرور ہوتا ہے اور نہ انکا مطلب کرامات سے عالی تر ہے
اور بعضی اس سبب سے کہ نفس مغرور نہو جائے کرامات
نہین دکہلاتے اور بعضے کرامات دکہلانیکے لئے مامور
نہین ہین جو کچہ وے کرتے ہین خدا کے حکم سے کرتے

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کے چھپا

اخبارات

طوفان

مذبجارین طوفان آنیکے باعث شہر بہت خراب ہوگیا
مشن کی عمارت جابجا بکثرت غارت ہوگئی۔ طوفان کے
صدمے سے جو بال بچے یتیم اور مسکین ہو گئے انکی پرورش
ڈاکٹر نشد رکرتے ہین۔ ۱۲ نومبر کو مانیلا مین ہوا کا اسقدر
طوفان آیا کہ جہاز اور کشتیان اپنی جگہہ سے چھوٹکر
علیحدہ جا پڑین کچھہ جہاز ران آدمی بھی ڈوب گئے لارنس گزٹ

تجویز نہر حدود قلات

تجویز ہورہی ہے کہ سند کے جنگل سے سکر ہوکر خان قلات
کی حدود مین ۱۸ لاکھہ روپیہ زرچندہ سے ایک نہر جاری ہو

روسی

بمبئی گزٹ مین مسٹر میکلین صاحب کی ایک تحریر اس مضمون
سے چھپی ہے کہ سنٹرل ایشیا کے اندر روسیون کی مہم
کی خبر خواہ سچ ہو یا جھوٹ مگر انگلنڈ مین کسیطرح یہ
نہین فوجی حاکم عام لوگون کی خبر سنکر کہتے ہین کہ
روسیون کی یہ بڑی بیوقوفی ہے جو وہ اپنی سلطنت کو
جنوب کی جانب پھیلانا چاہتے ہین اور اس لڑائی سے
جسمین مخالف لڑنا نہین چاہتے صرف انکی یہ غرض ہے
کہ وہان کی وحشی قومون کو مطیع کرین حاصل کلام
روسی جہانتک چاہین اپنی سلطنت ایشیا مین بڑہا
یہ دیپ کو اُس سے کسی طرحکی دقت یا نقصان نہین
پہنچے گا البتہ جب روسی ہندوستان کی حد کے قریب
آجائینگے تب ہم روسیون سے کہ ہمارے دشمن ہین
لڑائی مین کمزور ہونگے ہندوستان کی انگریزی
فوج بہت چالاک اور چست ہے۔
ترکستان گزٹ سرکاری خبر دیتا ہے کہ روسیون کے
قاصد نے کاشغر مین پہنچکر وہان کے حاکم یعقوب بیگ
کو اس امر کی اطلاع دی تھی کہ سوداگری کی جو شرطین
درمیان روس اور جانب شرقی ترکستان کے قرار پائی
ہین تم بھی انمین شامل ہو جاؤ یہ سنکر اول والی کاشغر
نے صلحنامے پر دستخط کروائے پھر کچھہ تامل ہوگیا۔
معلوم ہوتا ہے کہ غالبًا اسی وجہ سے روسیون نے کاشغر
پر ارادہ حملہ کا کیا ہے جو آجکل عام مین مشہور ہے۔ منہ

مذہبی لوگونکا سزا سے بری ہونا

برلن سے ۲۲ - نومبر کی خبر آئی کہ پروشیا کے پارلیمنٹ
مین ایک مسودہ اس مضمون کا پیش ہوا ہے کہ مذہبی
آدمیون کو کسی طرحکی سزاے قید یا جرمانہ وغیرہ کی
نہوا کرے۔ مگر ایسا ہونا انصاف سے بعید معلوم
ہوتا ہے کیونکہ عدالت کی بنیاد انسان کے ظاہری
فعلون پر رکہی گئی ہے نہ باطنی افعال پر ع نکتہا ست
بسے محرم اسرار کجا ست +

امریکا مین عورتونکا وکیل ہونا

امریکا کے کاغذات مین لکہا ہے کہ وہان کے دو
شہرون مین دو عورتون نے امتحان وکالت مین کامیاب
ہوکر اس پیشہ کو اختیار کیا ہے۔ نہین معلوم کہ وہ جب

قاعدہ کے وکیلون کی پوشاک پہنین گی یا نہین یا
لڑکا کے وکیلون مین ایسی پوشاک کا دستور ہی نہین۔

ابیات

مصنفہ جناب کمالات انتساب تکرم مندہ محمد سعید الدین
احمد صاحب رئیس کٹرہ دام عنایاتہ

سب حمد خدا کو ہی سزاوار — منشور محمدی ہر طیار
ہی مذہب حق کا خوب پابند — وہ حامی شرع مرد دیندار
منشور محمدی ہے پرنور — ہین دین محمدی کے غمخوار
کیا خوب لکھے جواب معقول — محبوب قلوب ہی یہ اخبار
اہل اسلام کو ہے لایق۔ — ہر حرف سے دین کا ہی اظہار
منشور محمدی کو پہلا ین — بی نور ہوا ہی شمس اخبار
ہی ذکر جناب مصطفےٰ کا — زد ہو گئی پادری کی گفتار

منشی قاسم کو اجرا سکا

دے اپنے کرم سے رب غفار

ابیات

من نتیجہ فکر جناب محمد کبیر صاحب تحصیل دام شفاقہ

منشور محمدی مین جفا — جی جان سے کیون ہنون خریدار
شمس الاخبار کا ستارا — ہی نور محمدی کا جلوا
ہی اسکو سدا کمال حاصل — ثابت ہرگز نہ اب رہیگا
یہ نامہ جب اپنے ہاتہ آیا — اُس شمس کو ہی زوال حاصل
کہکر صل علےٰ امین کھولا

۳ کلمہ تبانی کا اسمین لکھا — انکھون سے لگا مین سر پہ رکھا
جو شخص نہوگا اسکا قایل — بیشک اُسے ہم کہینگے جاہل
کچہ پوچ و لچر نہین ہی اسمین — سب خیر ہے شر نہین ہی اسمین
حق ہی جو جناب عیش لکھو — مضمون عمدہ جواب اچھو
شمس الاخبار لکھنو پر — چہاپا ماریگا یہ مقرر
چہوڑیگا کبھی نہ اسکا پیچہا — جبتک نہ چہوڑے کلمہ اپنا
ہی تیر سی سیدہی اسکی تقریر — کج بحثون کے حلقین پر ہی شمشیر
منشور محمدی سے جہگڑے — یہ تاب ہی شمس من کہانے
متحیر ہی راست راست اسمین — تقریر ہے راستدلیل اسمین
وہ بادری گو ہزار لکھے — باطل ہوی سب اسکی ہونگے
بی پر کے اوڑا رہے ہین وہ بات — کچہ اپنی ہنکا رہے ہین بس ہی
تیغ کلک جناب غم سے — ہونگے قلم سب اونکی نوکے
قاتل جبتک وہ ہونگا — پیچہا چہوڑیگا یہ اوسکا
یہ شیر ہے بیشہ سخن کا — وہ اسکا ہے ایک ہی نوالا
خدمت مین دینی بہائیونکی — یہ عرض قبول ہووے میری
ہین بادری وہ واجب علی حج — تم انکو واجب علی نہ لکھو
مومن کو نام ہے یہ زیبا — مشرک کے لئے نہین گوارا
والسلام ای غم تمہاری تقریر — ہی دشمن دین کی حلقین شمشیر
کلک فولادی اسکو تمہارے — جوہر شمشیر کا خدا دے

تحصیل کی یہ دعا ہی ای غم

خوش رکہے تمہین خدائی عالم

استفا

جناب ہلال رکاب صاحب مہتمم منشور محمدی زاد الطافکم

فقیر مزرا موحد گوشہ نشین التماس کرتا ہے کہ آپ مہربانی
فرماکر برعایت محبت اس میرے مضمون کو جو بطور استفسار
ہے اپنے اخبار صداقت آثار مین درج کرین اور عیسائون
سے اس استفسار کا جواب طلب ہی کہ وہ ایک بات کو
کہ جسپر اونکا یقین واثق ہو اوسے جہر بانی فرماکر تحریر کرین
اور فقیر کو مشکور فرمادین کیا معنی فقیر محقق ہے مقلد نہین ہے
اور نہ تین چار دس بیس خداؤنکا ماننے والا ہے بلکہ
واحد کا ہے جس بات پر وہ جم کر گفتگو کرین گے اوسپر اونہین
جواب تحریر کی دیا جائیگا فی الحال یہ امر متنازعہ فیہ ہے
اور استفسار کیا جاتا ہے کہ ای عیسائی بھائیو یہ تو فرماؤ
کہ ایکا عقیدہ عقلی بات پر مبنی ہے یا نقلی پر نقلی سے میری
مراد کلام اللہ یعنی کلام خدا ہے اور عقلی اُسے جانتے
ہین کہ جو بات بذریعہ قوت حواس خمسہ اور خیال وعلم
فکر اور تصور وغیرہ کے انسان کے سمجھہ مین آتی ہے وے
آپ اپنی اپنی سمجھہ کے موافق فرماؤ تاکہ معلوم ہو کہ آپکا
ایمان کیہہ ہے اور یقین اس امر پر زیادہ ہے جب یہ
بات استفسار ہو جائیگی تو پھر دوستی تالیان خوب
بحین گے اور یہ کہا جائیگا کہ دہریت کون الاپتا ہے اور
گت کسکے بگڑے جاتی ہے ابھی تو کہیے آپ عقلی ثبوت
لکھتے ہین کہ نقلی چنانچہ اندنون رجب علی جالندہری نے
ایک مضمون شمس الاخبار مین ثبوت ذات الٰہی کا مضمون
عقلی لکھا مگر ہمین اوسکی عقل پر افسوس ہہ آتا ہے کہ
وہ عقل کے زور سے تثلیث کو خدا باپ خدا بیٹا خدا

۴

روح قدس جو عیسائون کا ایمان ہی اوسے نہ گلہ سکا
شاید وہ اس مسئلہ سے نا واقف امی ہو کیونکہ وہ نیا عیسائی ہے
اغلب ہی کہ وہ اس مسئلہ کو دوسری عبارت مین رنگ کر
بیان کریگا۔ اور ہمکو تلقین کریگا پھر اوسکی عقل اور نقل کا
رنگ جو وہ جمای کا سب پر کہلیگا مگر ہمین خوف اسبات کا
ہے کہ عقل کے خم کا نیل نہ بگڑ جائے اور ہر نقل سے نا واقف
ہو جائے مگر ہمین اُمید ہے کہ وہ اسبات پر نیلی پیلے ہونگے
جو کچھ عقلی نقلی اونکا ایمان ہے اوسے ہمین اگاہی کمال نرمی
کلک سے کرین گے۔ اب ہم پوچھتے ہین کہ ای عیسائی بھائیو
تمہاری یہان شراب کی نسبت کیا نص ہے آیا تم مین
جو اوسکا دور کثرت سے دیکھا جاتا ہے کیا یہ مسئلہ عقل
سے طے کر چکے ہو یا تمہاری کتاب مین یہی حکم ہے کہ پیو اور
اوسے استعمال کرو۔ ہم نہایت ممنون ہونگے اگر تم
اس مسئلہ کو ہمین صاف صاف ایک جہت اختیار کر کے
صاف کر دوگے کیونکہ اکثر ناواقف عیسائی اور مسلمان جو
تمہاری رکیک مسئلون سے ناواقف ہین وہ اولجھتے
ہین اور ناحق سر ہو جاتے ہین ابھی تو ہم نہین جانتے کہ
تمہاری شیخی کہان ہوا کہا تی چلی جاتی ہے اور تمہاری
عقل کو کیا ہوا ہے اور تم اپنی کتاب کے بھی موافق نہین
چلتے ہو تسپر غضب یہہ ڈھار کہا ہے کہ ہمین نصیحت کرتے
ہو یہہ وہی مثل ہوئی کہ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت والا
چہ خوش کسی لکھا ہے۔ بھلا دیکھو تو ان آیتون مین کیا
لکھا ہے۔ امثال ۲۳ باب ۲۰ و ۲۱ و ۲۹ و ۳۰ آیت

تو اون لوگون کے ساتھ زرہ جو مئے خوار ہین اور اپنے ہی
گوشت گنواتے ہین کہ شرابی اور گنواؤ کرنگال ہوجاوے
اور بداد ین چہرہ پہناوی گی وہ کون ہے جو افسوس
کرتا ہے وہ کون جو غمزدہ ہے اور کون بڑا قضیہ کرنیوالا
ہے اور کون یاوہ گو ہے اور کون بے سبب کہایل ہے
اور کس کے انکھین لال انگارہی ہین وے جو سدا
ہی نوشی کرتے ہین وے جو امیر شراب کے تلاش مین
رہتے ہین - پھر یشعیاہ باب ۲۲ - آیت اُن پر واویلا
ہے جو شراب پیتے ہین بہادر اور نشے کی چیزین ملانی
مین پہلوان ہین - لوقا کی انجیل ۲۱ باب ۳۴ آیت
خبردار ایسا نہو کہ تمہارا دل بہت کہانے اور متوالا
ہونے اور زندگی کی فکرون سے بھاری ہو اور وہ
دن تم پر اچانک آپڑی دیکھو پہلا قرنتیون کو
۵ باب ۱۱ - آیت اگر کوئی بھائی کہلا کے حرامکار یا
لچے یا بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم
ہو تو تم اوسے میل نہ رکھنا بلکہ ایسے کے ساتھ کہانے
تک نہ کہانا - مگر یہان بقول موحد معاملہ برعکس نہد کہائی
دے رہا ہے کہ جب تک میز پر برانڈی جو ایک قسم
کی تند شراب ہی نہو تو کہانا ہضم نہین ہوتا شاید اس
آیت شریف پر عمل کرنے والی عیسائی اگلے زمانہ مین
ہونگی - اب ذرا آگے چلئے دیکھو گلیتیون کے ۵ باب
۱۹ - آیت قتل ستیان اور بدچلنی اور جو کام کہ
انکے مانند ہین اور انکی بابت مین تمین آگے ہی

۵ کہتا ہون جیسا مین نے اسوقت کہا تہا کہ ایسے کام کرنے
والے خدا کے بادشاہت کے وارث نہ ہون گے -
دیکھو افسیون کو ۵ باب ۱۸ - آیت اور شراب پیکے متوالے
نہو کہ اوس مین خرابی ہے بلکہ روح سے بھر جاؤ -
الغرض یہہ کیا باعث ہے کہ جب یہہ آیات عیسائیون کو
سنائی جاتی ہین تو بعض عیسائی یہہ آیت سناتی ہین جو
ان سب آیتون کو منسوخ کرتی ہے دیکھو طماوس ۶ باب
۲۳ آیت اب تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے ہاضمہ اور اکثر
کمزوریون کے واسطے تھوڑی مے پی - سبحان اللہ یہہ عجب
آیت ہی یا تو یہہ آیت بے الہامی کہنا چاہئے یا کوئی
عیسائی اسکی عقلی یا نقلی طور سے معنی سمجھائی آیا جس امر
مین قطعی ممانعت ہوچکی ہو کہ یہہ فعل شنیع ہی اسکی کرنے
والا دوزخی ہی وہ خدا کی بادشاہت مین داخل نہوگا
مثلاً اگر کوئی بدمعاش لاکھ روپیہ نہ چرائے وہ تھوڑا
سا مال چوری کرے بموجب قانون تعزیرات ہند کے
اوسے سزا نہوگی یا کوئی شخص جو مجرد ہو تو وہ تھوڑا
زنا کری وہ گناہگار نہوگا شاید بہت کری تو زانی
گنا جائی علیٰ ہذا القیاس شراب پینے والون کا یہی حال
ہی - اس محل پر ایک نقل یاد آئی کہ ایک کرنیل انگریز
صاحب جو ہماری ہموطن عیسائی ہین اون سے حسن اتفاقا
ایک جگہہ ملاقات ہوئی تو اونکی موہنہ سے شراب کی بو
آئی یارون نے ناک بھون چڑہا کر اوسی موجہا کہ مرد خدا
یہہ کیا لت تمہین پڑ گئی ہے تمہارے مذہب مین بھی

اِسکو حرام لکھا ہی اور قطعی ممنوع ہی - چنانچہ ایک دو
درس انجیل کی لے درس بھی آیت ہین انجیلی سے سنائی
گئی تو وہ کھلا کر ہنسے اور کہنی لگے کہ کیا خوب تمنے پہلے کہو
ہماری خداوند عیسیٰ مسیح کا پہلا معجزہ شراب کا ہی اگر
شراب مے حرام ہوتی تو وہ کیون پانی کی مٹکی بھری ہوی
شراب بناکر دکھاتے جیسا کوئی کام کرنا اور کروانا اون
دونون کا ثواب و عذاب مساوی ہوتا ہی اگر میرے کہنے
کا یقین نہین ہی تو انجیل مین خداوند مسیح کا یہ معجزہ دیکھ لو
بھائیو پھر تو ہم چپکی ہو گئے اور کہا کیون بھوچرا نباشد
ایسی ہو تو ایسی ہو ہائی افسوس صد افسوس شراب کی
حرکت سی لوط نے کیا کیا دیکھتی نہین ہو کہ اوسنے اپنے
بیٹون سے زنا کیا اور شراب پیکر جب نوح بیہوش
ہو گیا تو اوسی عریان دیکھکر اوسکی بیٹی یافث نے اوسی
خبر کی تو اوسنے بد دعا دی اب تک اوسکی نسل حبشی
موجود ہین کون ہے جو شراب کے لچھن سے ناواقف
ہی کون ہے جو اسکی جوہر نہین جانتا اب ہم دیکھتے ہین کہ
اسکے بھوڑا بہت پیے کا کون فتوی دیتا ہی فقط -

مرسلہ

خادم صادقین

تفقد و ثناد جناب متہم صاحب اخبار صداقت اثار منشور محمدی
تسلیم - یہ چند سطرین بامید اندراج اخبار مرسل
خدمت ہین کیا عجب کہ آپ اخبار کے کسی گوشے مین جاے
دین اور بندے کو مرہون منت کرین -
شمس الاخبار لکھنو نمبری ۱۰ بندے کی نظر سے گذرا - اسکی

ساتوین صفحہ مین پادری مسمور صاحب متہم اخبار مذکور
کے جانب سے بنظر اطلاع سید عیسیٰ عالم میان صاحب
مہدوی اک خط چھپا ہی جسکا عنوان "خط از مطبع شمس الاخبا
لکھنؤ ہے" خلاصہ خط یہی ہے کہ سید عیسیٰ عالم میان
صاحب نے اپنی چند تحریرین بامید اندراج اخبار پادری صاحب
کی نزدیک بھیجی ہین اور شاید وے تحریرین ترویدین
ان مضامین خلاف تہذیب کے ہون جو شمس مین چھپا کرتے
ہین - مگر پادری صاحب یہ فرماتے ہین کہ چونکہ صاحبموصوف
کی تحریرین فصحائی لکھنؤ کے ناپسند ہین اسلئے انکا درج
اخبار کرنا مناسب نہین اور یہ بات بھی ممتنع اندراج
اخبار ہوی کہ سید عیسیٰ عالم میان صاحب کی تحریرون
مین پادری مسمور صاحب متہم شمس الاخبار نے التزام
مدارج منسوب ہوے ہین جیسے (تمکو معلوم ہو) یا لارمرتبہ
شمس الاخبار کو مفہوم ہو) غرض ایسا لکھنا پادری صاحب
کے نزدیک موسوم بہ حقارت ہی - نہین نہین اُن کے
نزدیک یہ کون عبارت ہے -
جب مین نے شمس الاخبار مین یہ خط دیکھا تو مجکر بڑی ہنسی
آئی کہ اللہ اللہ پادری صاحب بھی اب لکھنوی بنگئے
اور بفصاحت و بلاغت کہنے لگے کہ ہمارے شہر لکھنؤ
مین ایک شخص جاہل و ناخواندہ بھی فصاحت کا دم بھرتا
ہی ہر شخص کو لفظ (آپ) سے مخاطب کرتا ہی -
جناب من پادری صاحب کو مین ابتک ولایتی سمجھتا تھا
مگر اب مجھکو معلوم ہوا کہ صاحب موصوف کچھ ولایت سے

پیلہ متن پنجہ چکہ مارنے لئے ہین آئے لیکن انکی
بتی قدیم اور زادبوم لکھنؤ ہی - جبھی فصاحت و بلاغت کا
دم بھر رہے ہین - بھلا آپ تو پادری صاحب کے فقرہ
بالا پر نظر کرین کہ آپنے کیا کچھ فصاحت و بلاغت کوٹ
کوٹکر بھری ہی - پادری صاحب کے قول سے لکھنؤ
کے جہال کی یہی فصاحت ہے کہ وے ہر کسیکو لفظ آپ
سے مخاطب کرتے ہین - اگر پادری صاحب کے نزدیک یہی
فصاحت ہے تو ایسی فصاحت کو ہمارا سلام ہی - مولوی
سید عیسی عالم میان صاحب مہدوی کچھ ولایت سے کل آئے
آج لکھنؤ بسے اور پھر فصاحت کا دم مارنے لگے ویسے
آدمی نہین - وہ ایک قریہ کے رہنیوالے اور قدیم سے
انکا نینو بلیس دکن ہے - پھر پادری صاحب کا یہ لکھنا
کہ انکی عبارت فصیح نہین بالکل نامرغوب اور عقلمندون
کے نزدیک نہایت معیوب ہی - وہ بیچارے اپنی بولی
مین جو جانتے ہین لکھا کرتے ہین - اگر پادری صاحب کو
انکی تحریرون کا چھاپنا منظور نہ تھا تو بذریعہ خط اطلاع
دینی چاہئے تہا - نہ کہ بذریعہ اخبار اسطرح تشہیر کرین
اور الفاظ نامناسب جن سے صاف ہجو ملیح کا بیان ہو
انکی نسبت لکھین - میرے نزدیک اگر پادری صاحب
فصاحت کی تعریف اور اسکا معنی اچھی طرح جانتے تو اس
طرح کبھی نہین لکھتے لیکن چونکہ وہ زبان اردو اور
الفاظ عربی کے مزون سے بالکل کم واقف ہین اسلئے
ایسی نادانی کا اُن سے سرزد ہونا کچھ مقام تعجب نہین

خیر اب مین پادری صاحب سے پوچھتا ہون کہ اجی پادری
صاحب آپ تو ہمکو اور اخبر شمس الاخبار ہو - پس مخبر
محال اگر سید عیسی عالم میان صاحب کی تحریرات مین چند
الفاظ دور از فصاحت ہین تو کیا آپ پر یہ بات لازم
نہ تھی کہ اُن الفاظ کو بشرط عدم تبدیل مطلب بدل دین اور
تذکیر و تانیث کی رعایت سے چھاپدین آپ نے تو ایسا
نہ کیا بلکہ موافق مثل مشہور (سنت جاہلانست کہ چون بدلیل از خصم
فرو ماند و بسلسلہ حضومت بجنبانند) بی انگہ سید عیسی عالم
میان صاحب کو پہلے بذریعہ خط اطلاع دین انکی نسبت سخت
و سست باتین جنکا ہر عاقل کے نزدیک بجو ملیح مین شمار ہے
اپنے اخبار مین لکھدین - شاید پادری صاحب یہ بات
نہین جانتے کہ ہر ملک کی بولی اور محاورہ جدا ہوتا ہے
اور ہر ایک شخص اپنے مطالب اپنی ملکی زبان مین ادا
کرتا ہے - پس جب یہ حال ہو تو پادری صاحب کا اعتراض
بالکل قابل تسلیم نہین - ای پادریصاحب بھلا ذرا
آپ یہہ تو فرمائیے کہ جس ملک کی بازاری زبان کو آپ
فصیح و بلیغ سمجھ رہے ہو وہ اہالیان دہلی کے نزدیک
کیا قدر رکھتی ہے - اور نیز بدستور اردو کی کلکتہ اہل
لکھنؤ کے نزدیک کیا وقعت رکھتا ہے -
وہ جو آپ نے التزام مدارج مین زبان کھولی ہے اس
سے مجکو بڑی ہنسی آتی ہے - ذرا گریبا مین منہ ڈالئے
اور شرمائیے کہ جب عیسی میان صاحب نے آپکی نسبت اک فقرہ
جو انکے محاورہ مین فصیح ہے لکھدیا تو آپ نے کچھ حقارت

پائی نہین جاتی) لکھا تو آپ نے آنکھین نیلی پیلی کرلین۔
اور وہ جواب کئے سخت و سست باتین معاذ اللہ جناب مین
شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین کے لکھا کرتے ہین انصاف
لیجئے اُن سے مسلمان کیا کچھ غضب مین نہ آتے ہونگے۔
خیر میری دانست مین پادری صاحب کا اُن مضامین مرسلہ
عیسیٰ میان صاحب کو درج اخبار نکرنا یہی بات ظاہر کرتا
ہے کہ اُن تحریرون مین شاید پادری صاحب کے دین و مذہب
اور شمس الاخبار کے بی اصل باتون کی خوب تردید ہوئی
ہی ورنہ کیا معنی کہ پادری صاحب بی سوچ وبچار اپنے
اخبار مین اسطرح لکھدیتے۔ کچھ جواب تو پادری
صاحب جو طرف سے لاجواب ہو رہے ہین اور مسلمانون
کے جوابات دندان شکن سے عاجز آگئے ہین۔ جبھی تو
اخبار مین دین اسلام اور مسلمانون کے حق مین ژاژ
خراہی نہین کرتے۔ الحمد للہ یہ سب منشور محمدی کا
طفیل ہے کہ اب پادری صاحبان اپنے واہیات بکنے سے
باز آگئے اگر اسیطرح اور چند روز گذرین تو کیا عجب کہ
پادری مسمور صاحب اور دوسرے عیسائی بارگاہ محمدی
مین دست بستہ سر نیچے کئے ہوئے آئین اور نجات پائین

جواب شمس الاخبار نمبر ۸

رقم سبز واری

شمس الاخبار اہل اسلام کا بے بنیاد فخر منشور محمدی
اہل اسلام اہل توحید اہل اہتدا اہل ہدایت مین کشریک اور
ضلال اور اضلال بے بنیاد ہے بھلا کہو کفر بے بنیاد ہے
یا اسلام پھر اہل اسلام کا فخر بے بنیاد ہونا محال ہے

۸ شمس الاخبار اہل اسلام محمد صاحب فخر الانبیاء و
افضل الموجودات تصور کرتے ہین منشور محمدی تصور
کی تصدیق کرتے ہین شمس الاخبار زیادہ تر دلیل
اس امر مین پیش لاتے ہین کہ خدا نے فرمایا کہ لولاک
لما خلقت الافلاک یعنی اگر نہوتا تو نہ پیدا کرتا
مین زمین و آسمان کو منشور محمدی ہر کہ در مضمون
این عبارت پاک شک آرد کافر گردد آیندہ از تفصیل
مضمونش واضح خواہد شد زیادہ تر کمتر دلیل کیا سرور
عالم کے افضل الموجودات ہونیکے دلایل قویہ مین سے
یہ بھی ایک قوی دلیل ہے شمس الاخبار اسباتکو
ہم چند وجوہات سے بی بنیاد تصور کرتے ہین منشور
محمدی تمہارے سب وجوہات اس مقدمے مین نا
معقول ہین کیونکہ مضمون حدیث قدسی کا کچھ اور ہے
تم کچھ اور سمجھے ہو چنانچہ آیندہ اسکا بیان ہوگا۔
شمس الاخبار کہ یہہ صرف انکے مداحون کے مبالغے
ہین چنانچہ شاعرون کا دستور ہے کہ شعر کو مبالغون
سے رونق دیتے ہین تاکہ سامعین انکو پسند کرکے
دل لگا کر سنین منشور محمدی وہ حدیث قدسی ہے
اور رب العزت کا اپنے حبیب کو خبر دینا کچھ شاعرونکا
مبالغہ نہین یعنی کوئی اپنے طرف سے ایسا ذکر کرکے افترا
علی اللہ نہین کیا ہے جو شخص یہہ بات کہیگا اسکو ثابت
کرنیکے قاعدے سے ثابت کرنا پڑیگا نہین تو جہنم کا
راستہ لینا کسکو طاقت ہے اسکو شعری مبالغہ سمجھے

کہ منکر لوگ اسکو شاعرون کا سا مبالغہ سمجھنے سے ویسا ہی
ہو جاتا ہے کبھی نہین آدمی جیسا دعوی کرتا ہے ویسا ہی
ثبوت کو بھی پہنچانا چاہئے اُس مبارک کلام مین اصل
کیا ہی اُس اصل مین مبالغہ کر کر رونق کیا دے رہے ہین کہ
سامعین اُسکو پسند کر کر دل لگا کر سنتے ہین وہ ایک اخبار
الٰہی نہ مبالغہ شاعری ہان یہ بات دریافت کیا چاہئے
کہ اُسکا مضمون کیا ہی اور سرور عالم اُسکے مصداق ہوئے
ہین یا نہین شمس الاخبار مثلاً جامی نے نسخہ یوسف
زلیخا کو ایسے بہاری مضمون سے بیان کیا ہے کہ کوئی
دانشور تسلیم نکریگا منشور محمدی نسخہ یوسف زلیخا
ایک عام بات ہی کہان قصہ کہان نسخہ پھر بہاری
مضمون سے بیان کیا ہے کہنا بھی بے معنی فقرہ ہے
غرض قصہ موصوفہ کو ایسے تشبیہون اور استعارون اور
رنگینون سے بیان کیا ہے کہ کوئی دانشور پسند نکریگا
ہم کہتے ہین جو انکو پسند نکریگا وہ دانشوری سے بہت
دور رہیگا کیونکہ حسن یوسف اور عشق زلیخا شہرۂ
آفاق ہے کون اسکو جھٹلا سکے وہ خود رنگین ہے کون
اسکو رنگین کر سکے پھر مولانا جامی اور محقق نامی کے
رنگینان وغیرہ فقط تفہیم حسن وعشق کیواسطے ہین نہ
جھوٹی کو سچی چیز کرنیکے واسطے نہ جیسی ہے ویسی بیان
کرنیکے واسطے پر بیتی کوئی کیا بیان کر سکے جسپر بیتی
وہی جانے محقق نامی کا بیان فقط اُسکا نمونہ ہے۔

شمس الاخبار یا لیلی مجنون کا قصہ منشور محمدی

یہہ بھی قصہ یوسف زلیخا کا بچہ ہے اِن کے عشق مین
بھی کسیطرح جھوٹہ کو کچھہ دخل نہین اُس قصے کے رنگین
بیان بھی اُسکے نمونہ ہین ع قیاس کن زگلستانِ
من بہار مرا۔ شمس الاخبار یا مثلاً امام حسین کے
مرثیے منشور محمدی مذکور مرثیے رُلانے اور
مظلومی حسین کے لوگون کے ذہن مین لانیکے اسباب و
سامان ہین اگر کوئی شخص اُس مظلومی کو اور اِن
ظالمون کے ظلم کو دیکھتا تو کیا کچھہ سر پیٹتا اور چھاتی کوٹتا
سوا اظہر من الشمس ہے مرثیون کا کذب اُسوقت لائم
آتا کہ حادثۂ دردانگیز اور جان کاہ اور جان رُبا واقع
ہوتا شمس الاخبار بلکہ روضۃ الشہدا کا مصنف
لکھتا ہے کہ آسمان کی سُرخی امام حسین کا لہو ہی کہ شہادت
کے دِن وہ اپنے زخمون سے نچوڑتے تھے اور آسمان
کی طرف پھینکتے تھے اس نہا سے کہ اگر زمین پر گرے تو
زمین جل جائیگی پس آسمان کیطرف پھینکی گئی تاکہ
آسمان سُرخ ہو گیا اور روز عدالت تک یہہ گواہی
آسمان پر رہیگی منشور محمدی ہان نچوڑتے تھے اور
پھینکتے تھے اگر وہ لہو زمین پر گرتا تو زمین کے جل جانے
مین کیا شبہہ تھا آسمان کے سُرخ ہو جانے مین اور
روز عدالت تک یہہ گواہی آسمان پر باقی رہنے کے
باب مین کسکو تعجب آتا ہے یہہ اخبار ہین کچھہ شاعری کا
نہین مخالف کو ضرور ہے اسکا کذب عقل کے قاعدے
سے ثابت کرے لوگ امام ہمام کے شہادت کے روز